واعظ الجمعہ
محبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اور
اس کے تقاضے
پیشکش
ادارۂ اہل سنّت کراچی
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
www.facebook.com/darahlesunnat
اہل السنۃ

واعظ الجمعہ

محبتِ رسول ﷺ اور اس کے تقاضے

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبدالرزاق ہنگورو قادری

مفتی عبدالرشید ہمایوں المدنی

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

محبّتِ رسول ﷺ اور اس کے تقاضے

الحمد لله ربّ العالمین، والصّلاةُ والسّلامُ علی خاتمِ الأنبیاءِ والمرسَلین، وعلی آلہِ وصحبہِ أجمعین، أمّا بعد: فأعوذُ باللہِ مِن الشّیطانِ الرّجیم، بسمِ اللہ الرّحمٰنِ الرّحیم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰھمّ صلِّ وسلِّم وبارِك علی سیِّدِنا ومولانا وحبیبِنا محمّدٍ وعلی آلہِ وصَحبہِ أجمعین.

ایمان کی کسوٹی

برادرانِ اسلام! مصطفی جانِ رحمت ﷺ کی محبت ایمان کی کسوٹی ہے، اگر کوئی شخص اللہ ربّ العالمین سے محبّت کا دعوی کرے، تو اُس کا یہ دعویٰ، اُس وقت تک ہرگز قابلِ قبول نہیں، جب تک وہ رسولِ اکرم ﷺ سے سچی محبّت اور اُن کی اتّباع نہ کرے؛ کیونکہ نبئ کریم ﷺ کی محبت اللہ تعالیٰ ہی کی محبت ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

﴿ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾[1] "(اے حبیب!) آپ فرما دیجیے کہ (اے لوگو!) اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ! اللہ تمہیں اپنا دوست بنا لے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا، اللہ بخشنے والا مہربان ہے!"۔

مفسّرِ قرآن حضرت علّامہ صدر الافاضل سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ اس آیتِ کریمہ کے تحت تحریر فرماتے ہیں کہ "محبتِ الٰہی کا دعویٰ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتّباع وفرمانبرداری کے بغیر قابلِ قبول نہیں، جو اس دعوے کا ثبوت دینا چاہے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی کرے"[2]۔

عزیزانِ محترم! اللہ تعالیٰ نے اپنی محبّت کے لیے جو معیار مقرّر فرمایا ہے، وہی معیار اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کے لیے بھی مقرّر فرمایا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِیْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ ﰳاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ﴾[3] "آپ فرما دیجیے! کہ اگر تمہارے باپ، اور تمہارے بیٹے، اور تمہارے بھائی، اور تمہاری عورتیں، اور تمہارا کنبہ، اور تمہاری کمائی کے

---

(۱) پ۳، آل عمران: ۳۱.

(۲) "تفسیر خزائن العرفان" ص۱۱۔

(۳) پ۱۰، التوبة: ۲٤.

مال، اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے، اور تمہاری پسند کا مکان، یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں، تو راستہ دیکھو (یعنی انتظار کرو) یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے، اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا!"۔

میرے عزیز! ایک مسلمان کے لیے نبئ کریم ﷺ سے محبت نہ صرف فرض ہے بلکہ اس کے تمام مال ومتاع اور عزیز ترین خونی رشتوں سے بھی مقدّم ہے، سرکارِ دو عالم ﷺ کو ہر ایک سے زیادہ محبوب رکھنا کمالِ ایمان، اور سچے مؤمن کی علامت ہے، حدیثِ پاک میں ہے، رَحمتِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ»[1] "تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہو سکتا، جب تک میں اسے اس کے والدین، اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں!"۔

حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ "یہاں پیار سے مراد طبعی محبت ہے، نہ کہ صرف عقلی؛ کیونکہ اولاد کو ماں باپ سے طبعی اُلفت ہوتی ہے، یہی محبت حضورِ اکرم ﷺ سے زیادہ ہونی چاہیے، اور -بحمدہ تعالی- ہر مؤمن کو حضور ﷺ جان، مال اور اولاد سے زیادہ

---

(١) "صحيح البخاري" باب حبُّ الرّسول ﷺ من الإيمانِ، ر: ١٥، صـ٦.

پیارے ہیں، عام مسلمان بھی مرتد اولاد، بے دین ماں باپ کو چھوڑ دیتے ہیں، حضور ﷺ کی عزت پر جان نچھاور کردیتے ہیں"(۱)۔

محبّتِ رسول ﷺ کا غلبہ اور صحابۂ کرام

عزیزانِ محترم! صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ سے سچی اور والہانہ محبت کرتے تھے، رحمتِ عالمیان ﷺ کی تعظیم وتوقیر اُن کا سرمایۂ افتخار اور توشۂ آخرت تھا، اور انہیں یہ بات بہت اچھی طرح معلوم تھی، کہ سرورِ کونین ﷺ کی محبت ہی کامیابی، کامرانی اور رضائے الٰہی کا اصل ذریعہ ہے، یہی وجہ ہے کہ وہ حضرات محبّت کی اس کسوٹی پر اس قدر پورا اُترے، کہ رہتی دنیا تک وَیسی نظیر پیش نہیں کی جاسکتی!۔

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر محبّتِ رسول ﷺ کا کس قدر غلبہ تھا، اس کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے، کہ ایک صاحب حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئے، کہ "یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! آپ مجھے اپنی جان اور اپنے اہل وعِیال سے بھی زیادہ محبوب ہیں، گھر میں ہوتے ہوئے جب آپ کی یاد آتی ہے، تو میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر، آپ کی زیارت سے مشرّف ہوجاتا ہوں، اور جب اپنی موت اور آپ کی جدائی کو یاد کرتا ہوں، کہ آپ جنّت میں نبیوں کے ساتھ اعلیٰ مقام میں ہوں گے، اگر میں جنّت میں داخل ہوا، تب مجھے یہ خوف ہے کہ میں آپ کی زیارت نہیں کرسکوں گا! والیٔ کونین ﷺ نے

---

(۱) "مرآۃ المناجیح" کتاب الایمان، ۱/۴۰۔

انہیں کوئی جواب نہیں دیا، حتّٰی کہ حضرت سیّدنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام یہ آیت لے کر حاضرِ بارگاہ ہوئے: ﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ﴾[1] "جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے، تو اُسے جن پر اللہ نے فضل کیا، انبیاء اور صدیقین کا ساتھ ملے گا!"[2]۔

ایک اَور روایت میں ہے، کہ ایک بار پر حضرت سیّدنا عمر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے اپنی جان کے سوا ہر چیز سے زیادہ پیارے ہیں! مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ» "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اس وقت تک تم مؤمنِ کامل نہیں ہوسکتے، جب تک میں تمہیں تمہاری جان سے بھی زیادہ محبوب وپیارا نہ ہوجاؤں!"، اس پر حضرت سیّدنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: اللہ کی قسم! اب آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ

---

(١) پ٥، النساء: ٦٩.

(٢) "المعجم الأوسط" باب الألف، من اسمه أحمد، ر: ٤٧٧، ١/ ١٤٩.
و"مجمع الزوائد" كتاب التفسير، سورة النساء، ر: ١٠٩٣٧، ٧/ ٧.
[قال الهيثمي:] "رواه الطَبَراني في الصغير والأوسط، ورجالُه رجالُ الصحيح، غير عبد الله بن عمران العابدي، وهو ثقة".

محبوب ہیں! نبیٔ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «اَلْآنَ يَا عُمَرُ!»[1] "اے عمر اب تمہارا ایمان کامل ہوگیا!"۔

شارحِ "مشکاۃ" حضرت ملّا علی قاری مکّی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ "حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے دل میں یکدم محبتِ نبوی کا کامل ہوجانا، نبیٔ اکرم ﷺ کی باطنی توجّہ کی برکت سے ہوا"[2]۔

عزیزانِ مَن! محبتِ رسول ﷺ ہم مسلمانوں کے لیے دخولِ جنّت کا ایک اہم ذریعہ ہے، اور جنّت وہ جگہ ہے کہ جہاں انسان نبیٔ کریم ﷺ اور ان کے صحابۂ کرام کے ساتھ ہوگا۔ حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے آکر بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «وَمَا أَعْدَدْتَ لِلسَّاعَةِ؟» "تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟" کہنے لگا کہ فقط اللہ عزّوجلّ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں، حضور ﷺ نے فرمایا: «فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ!» "تو پھر یقیناً تم جس سے محبت کرتے ہو اسی کے ساتھ رہوگے!"۔

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الأيمان والنذور، ر: ٦٦٣٢، صـ١١٤٦.

(٢) "المرقاة" كتاب الإيمان، الفصل الأوّل، تحت ر: ٧، ١/ ١٤٥.

حضرت سیّدنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ اسلام لانے کے بعد، ہمیں نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اس فرمان کے سبب، اتنی خوشی ہوئی جو کسی اور چیز سے نہیں ہوئی۔

حضرت سیّدنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ میں اللہ اور اس کے رسول، اور ابو بکر و عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے محبت کرتا ہوں، اور میں امید رکھتا ہوں کہ آخرت میں انہی کے ساتھ رہوں گا! اگرچہ میں ان کی طرح اعمال نہ کرسکا[1]۔

میرے بھائیو! اس لیے ہر بندۂ مؤمن کو یہ چاہیے، کہ وہ ہر شَے بلکہ اپنی جان سے بھی زیادہ، نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے محبت کرے، کہ اسی میں تکمیلِ ایمان اور دونوں جہانوں کی بھلائیوں کے ساتھ ساتھ، اُخروی نَجات کا راز بھی پنہاں ہے۔

اطاعت واتّباعِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ... ایک حقیقی ذریعۂ نجات

حضراتِ گرامی قدر! محبت ایک پاکیزہ قلبی جذبہ ہے، محبت اگر سچی ہو تو اس میں پائیداری، احترام اور اتّباع لازم وملزوم ہیں، اگر ہم واقعی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے سچّی محبّت کرتے ہیں، تو ہمیں مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنا ہوگا! ان کی مکمل اطاعت وفرمانبرداری کرنی ہوگی؛ کیونکہ یہی ہمارا ذریعۂ نجات اور مشعلِ راہ ہے۔ اللہ رب العالمین نے قرآنِ پاک میں حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا، ارشاد فرمایا: ﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ

---

(١) "صحيح مسلم" باب المرء مع من أحب، ر: ٦٧١٣، صـ١١٤٩.

﴿فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا﴾[1] "جس نے رسول کا حکم مانا یقیناً اس نے اللہ کا حکم مانا، اور جس نے منہ پھیرا تو ہم نے اے حبیب! آپ کو انہیں بچانے کے لیے نہیں بھیجا!"۔

تو معلوم ہوا کہ نبئ مکرّم ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری، عین اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری اور محبت کی دلیل، اور اس سے روگردانی خسران کا باعث ہے!!۔

حضور نبئ کریم ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری کے بغیر، اللہ تعالیٰ سے محبّت کا دعویٰ، جھوٹ اور تقاضائے محبت کے خلاف ہے، حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا: «مَنْ أَطَاعَنِيْ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللهَ!»[2] "جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی"۔

عزیزانِ محترم! اطاعت وفرمانبرداری اور اسوۂ حسنہ پر عمل کی غرض سے، اگر ہم سرورِ کونین ﷺ کی مبارک حیات پر نظر ڈالیں، تو سرکار ﷺ کی زندگی کا ہر ہر پہلو ہماری رہنمائی فرماتا نظر آتا ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے ہمیشہ زہد وتقویٰ اور پرہیزگاری کو اختیار کیے رکھے، سچ کے دامن کو کبھی ہاتھ سے چھوٹنے نہ دیا، ہمیشہ رزقِ

---

(۱) پ۵، النّساء: ۸۰.

(۲) "صحيح البخاري" كتابُ الأحكام، ر: ۷۱۳۷، صـ۱۲۲۹.

حلال کھایا، اور حلال ہی کمانے کھانے کی ترغیب دی، کبھی امانت میں خیانت نہ فرمائی، اپنے اَہل وعِیال کے ساتھ ہمیشہ حُسنِ سُلوک، اور ادب واحترام کے ساتھ پیش آتے رہے، اور اپنی اُمّت کو بھی اسی کی تعلیم دیتے رہے، اس کے علاوہ رحمتِ عالمیان ﷺ نے عدل وانصاف، شکر واِحسان، رَواداری، نرمی وآسانی، اِعتِدال ومَیانہ رَوی، اور اتفاق واتحاد سمیت، زندگی کے ہر گوشہ سے متعلق اپنی سیرتِ طیّبہ کے وہ روشن مینار چھوڑے ہیں، جو رہتی دنیا تک اپنے نور سے جہالت کی تاریکیوں کو دور کرتے رہیں گے!۔

محبّتِ رسول ﷺ کے تقاضے

حضراتِ گرامی قدر! انسان جس سے محبّت کرتا ہے، اس سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے محبّت ہونا ایک فطری اَمر ہے، آج بھی ہر مسلمان مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ سے محبت کا دعویدار ہے، اور یہ دعویٰ اس بات کا متقاضِی ہے، کہ حضور نبیٔ کریم ﷺ سے نسبت کے سبب، آپ ﷺ کے تمام صحابۂ کرام اور اہلِ بیتِ اَطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی بلاامتیاز محبّت رکھی جائے، اور ان میں سے کسی سے بھی بُغض وعِناد ہرگز نہ رکھا جائے! یہ سب کے سب نُفوسِ قُدسیہ سرورِ کونین ﷺ ہی کے شجرِ فضیلت کی شاخیں ہیں، لہٰذا ان سب سے محبّت واُلفت، درحقیقت رسول اللہ ﷺ سے محبّت واُلفت ہے، اور ان حضرات سے بُغض وعداوت (معاذ اللہ!) حضورِ اکرم ﷺ سے بُغض وعداوت کے مترادف ہے، حدیثِ پاک میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا: «أَكْرِمُوا أَصْحَابِي؛ فَإِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ!»[1] "میرے اصحاب کی عزّت کرو؛ کیونکہ وہ تم میں سے بہترین لوگ ہیں، پھر وہ جو اُن کے بعد ہیں!" یعنی تابعین عِظام کی۔

میرے عزیز دوستو! سرورِ کونین ﷺ کے اوامر (احکام) پر عمل، اور نواہی (منع کردہ چیزوں) سے اجتناب کرنا، حضور سے محبت کا بنیادی تقاضا ہے، محبتِ رسول ﷺ کے لیے ضروری ہے، کہ ان کے اخلاقِ کریمہ اور سیرتِ طیّبہ کو زندگی کے لیے مشعلِ راہ بنایا جائے، ان کی سنّتوں پر عمل کیا جائے، اور اُن کی پیروی کی جائے، اللہ رب العالمین ہمیں نبئ کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کی تاکید کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾[2] "یقیناً رسول اللہ کی پیروی تمہارے لیے سب سے بہتر ہے"۔

مصطفیٰ جانِ رَحمت ﷺ پر درود وسلام کی کثرت کرنا بھی، حضورِ اکرم ﷺ سے محبت کی دلیل ہے، جو جس سے محبت کرتا ہے اس کا ذکر بھی کثرت سے

---

(١) "السُّنن الكبرى" للنَّسائي، كتاب عشرة النساء، ر: ٩١٨٢، ٨/ ٢٨٧. و"الأمالي المطلقة" ٨٩- ثمّ أملانا، ١/ ٦٣، ٦٤. [قال ابن حجر:] حديثٌ صحيح. و"هداية الرُّواة" ر: ٥٩٥٧، ٥/ ٣٨٨، ٣٨٩. [قال ابن حجر:] "[النَّسائي] في عشرة النساء عن عمر بسندٍ صحيح".

(٢) پ٢١، الأحزاب: ٢١.

کرتا ہے، درود وسلام افضل واعلیٰ کام ہے جس کے متعلّق اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾[1]

"یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس (غیب بتانے والے) نبی پر، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود اور خوب سلام بھیجو!"۔

بندۂ مؤمن دنیا میں کہیں بھی اور کسی قوم وملک سے تعلّق رکھتا ہو، جب آقائے دوجہاں ﷺ پر درود شریف پڑھتا ہے، تو اُس کا درودِ پاک خود آقا کریم ﷺ تک پہنچتا ہے۔ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «صَلُّوْا عَلَيَّ؛ فَإِنَّ صَلاَتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ»[2]

"مجھ پر درود بھیجا کرو، کہ وہ مجھ تک پہنچ جاتا ہے، چاہے تم کہیں بھی ہو!"۔ لہٰذا ہم سب کو درود وسلام کی کثرت کرنی چاہیے؛ کہ یہ محبتِ رسول ﷺ کی علامت ہے۔

ایک عاشقِ رسول کیسا ہوتا ہے؟

حضراتِ محترم! مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ سے محبت وعقیدت مدارِ ایمان ہے، اُن کی تعظیم وتوقیر رکنِ ایمان، اور بعدِ ایمان ہر فرض سے مقدّم ہے۔ لہٰذا جب تک کسی انسان کے دل میں نبئ پاک ﷺ کی محبت راسخ نہ ہوجائے، وہ شخص کامل مؤمن

---

(١) پ٢٢، الأحزاب: ٥٦.

(٢) "سنن أبي داود" كتابُ النّكاح، باب زيارة القبور، ر: ٢٠٤٢، صـ٢٩٦.

نہیں ہوسکتا؛ اس لیے اگر ہم چاہتے ہیں کہ ایمان صحیح معنوں میں ہمارے دلوں میں داخل ہوجائے، اور ہم اللہ عزّوجلّ کے پسندیدہ بندے اور کامل مؤمن بن جائیں، تو اپنے قُلوب واَذہان کو محبتِ رسول ﷺ سے معمور کیجیے! اُن کی شان میں گستاخی و بے ادبی کرنے والوں سے ہمیشہ دُور رہیے! ایسے لوگوں سے کسی قسم کا لین دین یا شادی بیاہ نہ کریں! ان کے ساتھ ملنے جلنے اور کھانے پینے سے گریز کیجیے! اسلامی تعلیمات پر حقیقی معنوں میں عمل پیرا ہوں، قرآن وسنّت کی رَوشنی میں ایک باعمل مسلمان بنیے، فرائض و واجبات کی پابندی کیجیے، اپنے والدین کی اِطاعت وفرمانبرداری کریں، حرام وناجائز اُمور کے ارتکاب سے بچیں، اپنے اندر صبر وتحمّل اور برداشت کا مادہ پیدا کیجیے، خود بھی امن وسکون سے رہیں اور پیار محبت کے پایغام کو عام کریں، مسلمانوں کی خیر خواہی ودلجوئی کو اپنی عادت بنائیے، ان کی دل آزاری مت کیجیے، انہیں کسی بھی طرح کا دھوکا یا تکلیف نہ دیں، اصلاحِ اُمّت کا جذبہ اپنے دلوں میں کارفرما رکھیں، اور اُمّتِ مسلمہ کے بکھرے ہوئے شیرازے کو وحدت کی لڑی میں پرونے کی کوشش کرتے رہیے!۔

محبتِ رسول ﷺ اور تربیتِ اولاد

عزیزانِ محترم! اللہ تعالیٰ نے انسان، خصوصًا مسلمان کو اپنے فضل سے جن جن نعمتوں سے نوازا ہے، اُن میں سے ایک عظیم نعمت ہماری اولاد ہے، اور یہ پھول جیسی نازک، دل کو بھانی والی نعمت ہمارے پاس ہمارے ربِّ ذوالجلال کی طرف سے امانت ہے، لہٰذا اس امانت کا حق اور محبتِ رسول کا تقاضا ادا کرتے ہوئے ہم پر لازم ہے کہ ان کو اچھی تعلیم وتربیت دیں، ان کے دلوں میں حضور نبئ کریم ﷺ کے لیے

محبت کے جذبات کو اُبھاریں، خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «أدّبوا أولادَكم على ثلاثِ خصالٍ: (١) حبِّ نبيِّكم، (٢) وحبِّ أهلِ بيتِه، (٣) وقراءةِ القرآنِ»[1] "اپنی اولاد کو تین ۳ باتوں کی بہترین تربیت دو: (۱) اپنے نبی کی محبت، (۲) ان کے اہلِ بیت کی محبت، (۳) اور قرآنِ کریم پڑھنا!"۔

ان میں عقیدے کی پختگی اور اَخلاق کی درستگی کے عمل کو یقینی بنائیں، انہیں بزرگوں کا ادب واحترام کرنے کی عادت ڈالیں، عام مسلمانوں کے ساتھ بھی محبّت وخلوص اور عزّت کے ساتھ پیش آنے کی تربیت دیں! انہیں بد مذہبوں اور بری صحبت سے دُور رکھنے کے لیے ان پر کڑی نگاہ رکھیں، ان کا گھر میں اور باہر کہاں کہاں وقت صرف ہوتا ہے، یا ان کی کیا سرگرمیاں ہیں، اور کس طرح کے لوگوں سے ان کے روابط ہیں، اس بات کا بھی خاص خیال رکھیں، اللہ کریم انہیں نیک صالح اور باعمل مسلمان بنائے!۔ آمین

دعا

اے اللہ! ہمیں اور ہماری آنے والی نسلوں کو، محبتِ رسول ﷺ کے جذبات سے سرشار فرما، ہمیں رسولِ اکرم ﷺ کی ولادتِ باسعادت یعنی عید میلاد النبی ﷺ کی خوشیاں نصیب فرما، ان خوشیوں کے ساتھ ساتھ حضورِ اکرم ﷺ کی سیرتِ طیّبہ اور آپ کی تعلیمات پر بھرپور عمل کی توفیق عطا فرما، ہمارے

---

(١) "كشف الخفاء" الهمزة مع الدال، ر: ١٧٤، ١/ ٨٨.

دلوں میں عظمتِ صحابۂ کرام اور حُبِ اہل بیت اَطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم پیدا فرما، ہمیں اُن کی تنقیص سے ہمیشہ محفوظ رکھ، ان کی شان میں گستاخی و بے ادبی کرنے والوں کو ہدایت عطا فرما، اور انہیں صراطِ مستقیم پر چلا!۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا۔ ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے کشمیری مسلمان بہن

بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.